شیخ سدو

عبد مصطفیٰ محمد صابر قادری

AMO

شیخ سدو

عبد مصطفیٰ محمد صابر قادری

Abde Mustafa Publications

شیخ سدو کی حقیقت

از قلم: عبد مصطفی محمد صابر قادری (Founder of Abde Mustafa Organisation)

Publisher: Abde Mustafa Publications
Digitally Published by Sabiya Virtual Publication
Powered by Abde Mustafa Organisation

Publication Date: August 2023 Total Pages: 31
Edition: 1st
Book No.: SVPBN423

Cover Design & Formatting : Pure Sunni Graphics

All rights reserved.
No part of this publication may be reproduced, distributed, or transmitted in any form or by any means, including photocopying, recording, or other electronic or mechanical methods, without the prior written permission of the publisher, except in the case of brief quotations embodied in critical reviews and certain other noncommercial uses permitted by copyright law.

Copyright © 2023 by Abde Mustafa Publications

we're working together:

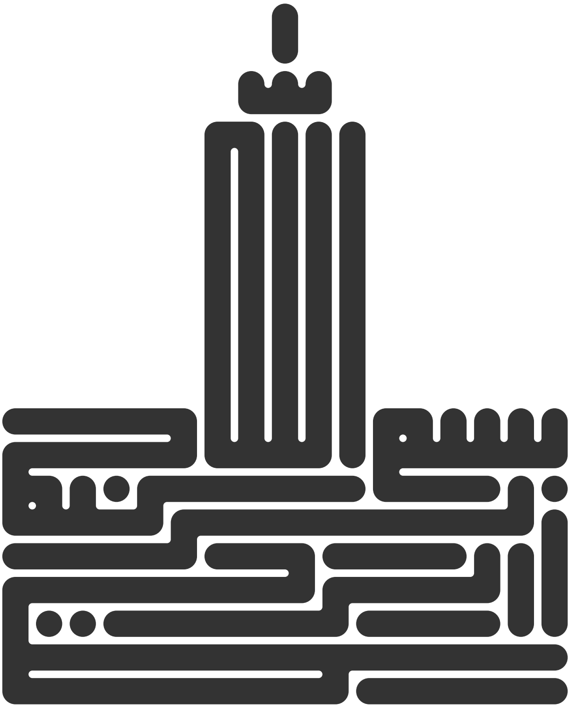

All praise to Allah, the Lord of the Creation,
and countless blessings and peace upon
our Master Muhammad, the leader of the Prophets.

فہرست

About Us 3
تاثر: مفتی محمد داؤد علی مصباحی حفظہ اللہ تعالی 5
پہلے اسے پڑھیں 7
شیخ سدو کی کہانی، عوام کی زبانی 9
شیخ سدو کون ہے؟ 10
شیخ سدو اور عورتیں 10
شیخ سدو "ایک خبیث روح"۔ قول اعلی حضرت 12
عالمگیری میں ہے: 13
شیخ سدو کے نام پر جانور ذبح کرنے کا حکم 15
علامہ حشمت علی خان سے سوال 15
ملک العلماء، علامہ ظفر الدین بہاری سے سوال 16
پیر مہر علی شاہ کی کتاب میں 17
شیخ سدو کی فاتحہ دلانا 18
شیخ سدو کے گلگلے پکانا 19
فتاوی امجدیہ میں ایک سوال کچھ اس طرح ہے: 19

شیخ سدو اور گوتریج 19
حضور تاج الشریعہ جواب میں لکھتے ہیں:..20
شیخ سدو اور حضرت اورنگزیب 21
شیخ سدو اور مارہرہ شریف 21
شیخ سدو سے حضرت سید شاہ برکت اللہ مارہروی کا مقابلہ 22
شیخ سدو کی معاہدے پر پابندی 24
خلاصہ اور خاتمہ 25

About Us

Abde Mustafa Organisation has been working since 2014 with the aim to propagate the Quran and Sunnah through digital and print media.

• Our departments and activities

We are working in various departments, the details of which are as follows:

• Abde Mustafa Publications

This is our main department where books are published on various languages and subjects. To read our published books, visit our website.

www.abdemustafa.org

• Blog

We publish writings on various languages and subjects, which are scholarly, research-oriented. These writings can be viewed on our blog.

amo.news/blog

• Sabiya Virtual Publication

This platform is for virtual publishing, which means books are published in digital format on the internet. Through this platform, books are continuously being added to the digital library.

amo.news/books

• Roman Books

This department is dedicated to transcribing books into Roman Urdu. Taking into consideration the increasing use of Roman Urdu in the present era, this project has been initiated.

• E Nikah Matrimony Service

This is a Matrimonial service that specifically caters to the Ahle Sunnat community. Through this service, marriages of Sunni individuals are arranged with other Sunni individuals. This service is facilitating Sunnis in finding suitable matches easily.

www.enikah.in

• Nikah Again Service

This service has been initiated to promote polygamy (multiple marriages).

• Technical Sunni

To make technology-related information accessible to the public, we have initiated this campaign. In this, we present technology-related information in a unique manner so that the Ummah can benefit from it.

For obtaining further information or lodging any complaints, please feel free to contact us without hesitation.

Abde Mustafa Official

تاثر: مفتی محمد داؤد علی مصباحی حفظہ اللہ تعالی

زیر نظر رسالہ بنام "شیخ سدو "محترم عبد مصطفی محمد صابر قادری حفظہ اللہ کی ایک اہم اور ضروری قلمی کاوش ہے۔ عبد مصطفی صاحب اہل سنت کے ان نوجوان جیالوں میں سے ایک ہیں جن کا قلب و جگر اسلام و سنیت کے عقائد و نظریات اور اسلاف کے قلمی یادگاروں کو عالمی سطح پر عام کرنے کے لیے دھڑکتا اور مچلتا رہتا ہے۔ عبد مصطفی آرگنائزیشن کی طرف سے اب تک سینکڑوں کتب و رسائل اردو، رومن اردو اور ہندی میں شائع ہو چکے ہیں جن میں خود عبد مصطفی صاحب کے 30 سے زائد رسائل ہیں۔ آپ ایسے عناوین پر قلم اٹھاتے ہیں جن کے متعلق یا تو نہ لکھا گیا ہو یا بہت کم لکھا گیا ہو۔ اب زیر نظر رسالہ ہی دیکھ لیں، کہ اس عنوان پر مکمل معلومات یکجا طور پر نہیں ملتی ہیں۔ تو عبد مصطفی صاحب نے یہ کام کر دکھایا۔

دیار ہندو پاک میں جاہل اور توہم پرست لوگ شیخ سدو کو پیر اور بزرگ سمجھ کر یا اس سے ڈر کر اس سے اپنی منت مانتے ہیں اس کے نام سے نذر و نیاز اور چڑھاوا پیش کرتے ہیں، جو کہ سراسر غلط اور ناجائز و حرام کام ہے بلکہ بعض صورتوں میں کفر و شرک کا بھی اندیشہ ہے۔

محترم عبد مصطفی صاحب نے اس رسالے میں علمائے اسلام و اکابرین اہل سنت کی تحریروں کی روشنی میں جہاں شیخ سدو کے حالات اور اس کے گندے کردار سے پردہ اٹھایا ہے، وہیں از روئے شرع اس سے منت ماننے، اس کے نام پر چڑھاوا چڑھانے اور جانور ذبح کرنے کا حکم بھی بیان کیا ہے نیز اس کے شر و ضرر کو دفع کرنے کی صورت بھی درج کی ہے۔

عام فہم اور سادہ لب ولہجہ کا یہ رسالہ اہل علم اور عوام ہر طبقے کے لوگوں کے لیے نہایت مفید ہے۔ضرورت اس بات کی ہے کہ اس رسالے کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچایا جائے تاکہ ان کی اصلاح ہو سکے۔امید ہے کہ اسے بھی رومن انگلش اور ہندی میں بھی نشر کیا جائے گا تاکہ اس کی افادیت عام و تام ہو سکے۔اس رسالے کی اشاعت پر میں مؤلف کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تبارک وتعالی اس رسالے کو قبولیتِ عامہ عطا فرمائے، عبد مصطفی اور ان کی پوری ٹیم کو بے شمار اجر و نعمت سے ہمکنار فرمائے اور انہیں خوب سے خوب تر ترقیاں عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

محمد داؤد علی مصباحی

خطیب وامام ابراہیمی مسجد، پلاول، ہزاری باغ (جھارکھنڈ)

22-08-2023

پہلے اسے پڑھیں

آج سے تقریبًا ۱۳-۱۴سال پہلے جب میں اسکول میں پڑھتا تھا تب میں نے "شیخ سدو" نام پہلی بار سنا تھا، اصل میں جو نام لوگوں سے سنا تھا وہ "سک سدو" تھا پھر بعد میں معلوم ہوا کہ یہ "شیخ سدو" ہے۔اس وقت مجھے لگتا تھا کہ یہ جو بھی ہے بس اسی علاقے میں مشہور ہے جہاں میں رہتا ہوں، باقی یہاں سے باہر (یعنی دوسرے علاقوں میں) اس "شیخ سدو" کو کوئی نہیں جانتا ہو گا۔

میں ہندستان کے ایک صوبے "جھارکھنڈ" میں رہتا ہوں جو کہ پہلے "بہار" میں شامل تھا پھر سال 2000ء میں الگ کر دیا گیا، مجھے اس بات کا یقین تھا کہ شیخ سدو صرف اسی علاقے میں پایا جاتا ہے یا مانا جاتا ہے لیکن میں غلط تھا۔

جب میں نے علماے اہل سنت کی کتابوں کو پڑھنا شروع کیا تو کئی جگہوں پر شیخ سدو کا ذکر ملا جسے پڑھ کر مجھے بہت حیرت ہوئی۔کتابیں پڑھتے ہوئے شروع سے میری عادت ہے کہ جب کوئی ایسی بات ملتی ہے جس کے بارے میں مجھے لگتا ہے کہ آئندہ اس کی ضرورت پڑ سکتی ہے تو فوراً اُسے لکھ لیتا ہوں، لہذا شیخ سدو کے بارے میں جہاں بھی کچھ پاتا تو اُسے لکھ لیتا تھا۔

میں نے بہت پہلے یہ ارادہ کیا تھا کہ اس موضوع پر لکھوں گا لیکن یہ نہیں سوچا تھا کہ مستقل ایک رسالہ ترتیب دینے کا شرف حاصل ہو گا۔ جب ایک دو کتابوں میں اس کا نام اور تھوڑی تفصیل دیکھی تو یہی سوچا تھا کہ ایک تحریر لکھ کر عام کر دوں گا لیکن جب کئی بڑی بڑی کتابوں میں اس کا ذکر دیکھا تو میں نے ایک رسالہ ہی ترتیب دے دیا۔

ایک بات اور کر کے ان آغاز کے کلمات کو مکمل کرنا چاہتا ہوں کہ اگرچہ کئی سالوں پہلے اس موضوع پر لکھنے کا ارادہ تھا لیکن نہیں لکھا، جس کی وجہ یہ ہے کہ میں لکھنے میں جلدی سے کام نہیں لیتا۔ ایسی کئی تحریریں اور رسالے ہیں جن پر کام کرنے کا میں نے سالوں پہلے ارادہ کیا تھا لیکن سالوں بعد ان پر اچھی طرح مواد کو جمع کر کے ترتیب دیا اور جب اطمینانِ قلب حاصل ہوا تو انھیں شائع کیا۔ ابھی بھی ایسے کئی موضوعات ذہن میں ہیں جن پر مجھے لکھنا ہے لیکن نہ جانے کتنے سالوں کے بعد ان پر لکھنے کے لیے قلم اٹھاؤں گا۔

میں لکھنے والوں کو یہاں ایک فکر بھی دینا چاہتا ہوں کہ لکھنے میں جلد بازی سے کام نہ لیں، جب تک کسی موضوع پر اچھی طرح تحقیق نہ کر لیں تب تک اسے شائع نہ کریں۔ مجھے یاد ہے کہ جب میں نے لکھنا شروع کیا تھا تو دن بھر میں ایک تحریر لکھتا اور شام کو اُسے مٹا دیتا کیوں کہ مجھے کئی جہتوں سے دیکھنے کے بعد ایسا لگتا تھا کہ وہ "کچھ خاص" نہیں ہے۔ آپ بھی لکھنے اور اسے شائع کرنے سے پہلے اچھی طرح سوچ سمجھ لیں اور ماہرین کی طرف بھی رجوع کر کے ان سے ان کی رائے لیں۔ اس طرح آپ ایک اچھے لکھنے والے بن سکتے ہیں اور آپ کی لکھی باتوں سے فائدہ بھی زیادہ پہنچے گا۔

اللہ تعالی میری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں درجۂ مقبولیت عطا فرمائے۔

عبد مصطفی

محمد صابر قادری

اگست 2023

شیخ سدو کی کہانی، عوام کی زبانی

عام لوگوں میں شیخ سدو کے تعلق سے کئی طرح کی باتیں سننے کو ملتی ہیں۔کچھ لوگ اسے "سک سدو" کہتے ہیں جیسا کہ میں نے بھی شروع میں یہی سنا تھا پھر بعد میں معلوم ہوا کہ "شیخ" اور "سدو" کو ملا کر لوگوں نے "سک سدو" بنا دیا ہے۔

لوگوں کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ شیخ سدو کے ماننے والوں سے بچ کر رہنا چاہیے، یہ لوگ بہت خطرناک ہوتے ہیں۔ ان سے پنگا لینا بہت مہنگا پڑتا ہے، یہ لوگ کچھ بھی کر سکتے ہیں، اگر ان سے کسی کا جھگڑا ہو جائے تو یہ لوگ اُسے نقصان پہنچاتے ہیں۔ ہمارے علاقے میں تو کچھ گھروں کی نشان دہی تک کی جاتی تھی یعنی ان گھروں کے بارے میں یہ مشہور ہوتا تھا کہ وہ "شیخ سدو کے ماننے والے" ہیں اور کوئی بھی ان سے لڑائی جھگڑا کرنے سے بہت ڈرتا تھا، حتیٰ کہ ایک دن میں نے کسی پیڑ سے آم توڑ لیے تھے تو جب میرے محلے کی ایک عورت نے دیکھا تو کہنے لگی کہ یہ آم کا پیڑ اس شخص کا ہے جو سک سدو کو مانتا ہے، لہذا وہاں سے آم نہ توڑا کرو ورنہ یہ ہو جائے گا اور وہ ہو جائے گا۔

اس طرح کی باتیں کر کے خوب ڈرایا جاتا ہے جس کی وجہ سے شیخ سدو کے ماننے والوں سے دوری بنا کر رکھی جاتی ہے۔ ان کے گھر آنا جانا، ان سے کچھ لینا دینا یا ان کے گھر کا کچھ کھانا پینا، ان سب میں بہت احتیاط برتی جاتی ہے۔ یہ ساری باتیں ہمارے یہاں بہت مشہور ہیں۔

میں نے جب لوگوں سے اس کے بارے میں جاننا چاہا کہ یہ آخر کون ہے تو کسی نے بھی صحیح سے

نہیں بتایا اور میں نے لوگوں میں ایسا ڈر دیکھا ہے کہ اس کے بارے میں کھل کر باتیں کرنے سے بھی ڈرتے ہیں۔

شیخ سدو کون ہے؟

کہا جاتا ہے کہ شروع میں یہ ایک نیک شخص تھا، اس کا اصل نام "صدرالدین" یا "معین الدین" تھا، اس کا تعلق ہندستان کے صوبے "اتر پردیش" کے شہر "امروہا" سے تھا اور اس کا زمانہ 18ویں صدی عیسوی معلوم ہوتا ہے، امروہا میں ایک مزار بھی ہے جسے اس کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔

جہاں بھی شیخ سدو کے بارے میں لکھا گیا ہے وہاں اس کے پیر صاحب اور استاد یا روحانی استاد زین خان کا بھی ذکر ملتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ہی شیخ سدو کی تربیت کی اور پھر اس نے عملیات کے ذریعے جنات کو اپنا تابع بنا لیا، کہتے ہیں اس کے پاس دو جن تھے جن میں ایک کا نام سدو اور ایک کا نام بدو تھا اور بدو اچھا جن تھا جب کہ سدو شیاطین میں سے تھا اور برے کاموں میں اس کی مدد کرتا تھا۔

شیخ سدو اور عورتیں

شیخ سدو کے بارے میں جو معلومات مختلف ذرائع سے ملتی ہیں، ان سے ایک بات بالکل واضح سمجھ میں آتی ہے کہ اس کا رجحان عورتوں کی طرف بہت زیادہ تھا جس کی وجہ سے اس نے شیطان

جن کی مدد سے لڑکیوں کو اغوا کرنا شروع کر دیا اور ان کے ساتھ زنا کیا کرتا تھا۔ اردو کی لغت میں شیخ سدو کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھا گیا ہے "عورتوں کا ایک فرضی یا خیالی جن یا پیر"۔

کہا جاتا ہے کہ شیخ سدو کے اس عمل سے اس کے لئے کام کرنے والے جن بھی اس کے خلاف ہو گئے (خصوصاً وہ جن جو اچھا تھا) لیکن وہ تابع تھے تو لڑکیوں کو اُٹھا کر لایا کرتے تھے۔ پھر شیخ سدو اور جنوں میں ایک معاہدہ ہوا کہ اگر یہ (شیخ سدو) ناپاکی کی حالت میں زمین پر قدم رکھے گا تو اسے قتل کر دیا جائے گا، اس کے حیلے کے لئے شیخ سدو نے گھڑے میں یا سات گھڑوں میں پانی بھر کر رکھا تھا جس سے وہ غسل کر کے اپنے بستر سے زمین پر قدم رکھتا تھا۔

ایک مرتبہ اس نے کسی راجا کی لڑکی کو اُٹھا لیا یا کسی نیک عورت کو اُٹھا لیا، جس کو بتایا گیا کہ تم اس کے گھڑے میں چھید کر دو، یہ بتانے والے شاید وہ جن ہی تھے یا کوئی فقیر صوفی تھا۔ جب گھڑے میں چھید ہو گیا تو سارا پانی بہہ گیا اور اُسے بغیر غسل کے زمین پر آنا پڑا۔ جیسے ہی وہ زمین پر آیا تو اُس کا سر قلم کر دیا گیا اور کہتے ہیں کہ آج بھی وہ سر کٹا ہوا ہے اور اُسی طرح دکھائی دیتا ہے۔ سر کٹ جانے کے بعد اس کے ہمزاد نے لوگوں کو پریشان کرنا شروع کر دیا اور عاملوں نے بھی اس کا فائدہ اٹھا کر اس کے نام سے دکانیں کھول لیں اور یہ کہنے لگے کہ اگر تم شیخ سدو کے نام کا توشہ (چڑھاوا) پیش کرو گے تو وہ تمہیں پریشان نہیں کریں گے اور تمہارا ساتھ دیں گے۔ پھر چڑھاوے میں کالا بکرا، مرغا، گلگلہ وغیرہ کی فہرست بنا دی گئی۔

یہ باتیں جن ذرائع سے ہم تک پہنچی ہیں، ان میں کچھ انگریزی کتابیں، انٹرنیٹ پر موجود تحریریں، قرائن اور کئی قسم کے لوگوں سے ملنے والی خبریں شامل ہیں۔ ہم ان کے بارے میں یہ

دعویٰ نہیں کرتے کہ یہ سب صحیح ہیں، لیکن اب ہم اپنے بزرگوں کی کتابوں سے جو باتیں بیان کریں گے وہ بلاشبہ قابل یقین ہیں اور اس مسئلے پر رہنما بھی۔

شیخ سدو "ایک خبیث روح"۔ قول اعلی حضرت

امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے سوال کیا گیا کہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ اس زمانے میں بکرا جو شیخ سدو کے نام سے یا دوسرے بزرگ کے نام سے موسوم کیا جائے اور وہ بکرا اللہ کے نام کے ساتھ ذبح کیا جائے، اس کا کھانا مسلمان کو جائز ہے یا نہیں؟

آپ رحمہ اللہ تعالی جواب میں لکھتے ہیں:

اصل بات یہ ہے کہ ذبح کرنے والے کی نیت اور وقت ذبح اس کی تسمیہ کا اعتبار ہے، اس کے سوا کسی بات کا لحاظ نہیں ہے۔ مالک نے خصوصاً اللہ تعالی کے لئے نیت کی ہے اور ذبح کرنے والے نے بسم اللہ کی جگہ بسم فلاں کہا، یا بسم اللہ ہی کہا اور اراقت دم (یعنی قربان کرنے یا خون بہانے) سے عبادت غیر خدا مقصود رکھی، ذبیحہ مردار ہوگیا، اور اگر مالک نے کسی غیر خدا اگرچہ بت یا شیطان کے لئے نیت کی اور اسی کے نام کی شہرت دی اور اسی کے ذبح کرنے کے لئے ذبیحہ دیا اور ذابح نے خصوصًا اللہ عزوجل کے لئے اس کا نام پاک لے کر ذبح کیا بنص قطعی قرآن حلال ہوگیا۔ اللہ تعالی فرماتا ہے:

وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ

"تمہیں کیا ہوا کہ اُس چیز میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام ذکر کیا گیا ہے"

عالمگیری میں ہے:

مسلم ذبح شاہ المجوسی لبیت نارہم او الکافر لالھتہم توکل لانہ سمی اللہ تعالیٰ ویکرہ للمسلم، کذا فی التاتارخانیۃ

"مسلمان نے مجوسی کی بکری ذبح کی ان کے آتشکدہ کے لئے، یا کسی کافر کی بکری ان کے معبودوں کے لئے ذبح کی تو کھائی جائے کیوں کہ مسلمان نے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کی ہے اور مسلمان کو یہ عمل مکروہ ہے، تاتارخانیہ میں یوں ہی ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری، 286/5)

(۔۔۔آگے جاکر لکھتے ہیں کہ) **شیخ سدو کوئی بزرگ نہیں بلکہ ایک خبیث روح ہے۔**

(فتاویٰ رضویہ، جلد 20، صفحہ 265)

ایک اور سوال امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت سے کیا گیا:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ زید نے شیخ سدو کے نام سے مرغ وغیرہ ذبح کروایا، میلاد بھی زید نے پڑھوایا، تو زید کے مکان پر میلاد پڑھنا جائز ہے یا نہیں، اور کھانا زید کا میلاد خواں نے کھایا تو وہ اس کے حق میں کیسا ہے؟

آپ جواب میں لکھتے ہیں:

ذکرِ میلاد شریف بنیتِ ہدایت پڑھیں اور اُس میں ایسی ارواح (روحوں) کی تکریم سے ممانعت کریں جن کا اسلام تک معلوم نہیں، بلکہ بعض علمانے انھیں ارواح خبیثہ لکھا اور وہ مرغ

وغیرہ ذبیحہ نہ کھائیں جو ایسوں کے لیے ذبح ہوا اور بہتر ہے کہ اس کے یہاں کا اور کھانا بھی نہ کھائیں، جب تک وہ توبہ نہ کرے زجرالہ وتوبیخا اور اگر یہ عالم مقتدی ہے تو ایسوں کے ساتھ اور ان کے یہاں کھانا کھانے سے احتراز اور اہم ہے۔كما نص عليه فى الهندية وغيرها (جس طرح کے ہندیہ وغیرہ میں اس پر نص کی گئی ہے)

(دیکھیے فتاویٰ رضویہ،266/20)

اسی طرح کے ایک اور سوال کے جواب میں امام اہل سنت، اعلی حضرت لکھتے ہیں:

خبیث روحوں کو منانا تقرب الی اللہ نہیں ہو سکتا، شیخ سدو بھی ارواح خبیثہ سے شمار کیا گیا ہے، تو ذبح کرنے والے کی نیت اگر شیخ سدو کی طرف تقرب کی ہو تو جانور بلاشبہ مردار ہو جائے گا، اگرچہ بظاہر تکبیر ہی کہہ کر ذبح کیا گیا ہو، یہاں ذابح کی ہی نیت کا اعتبار ہے۔

(...آگے جا کر لکھتے ہیں) اگر نیت معلوم نہ تھی اور یہ جان چکا تھا کہ یہ لوگ شیخ سدو کے منانے والے ہیں، اور بچنا اور اہم تھا کہ ارواح خبیثہ کے منانے والوں اور ان سے استعانت کرنے والوں کا ظاہر حال سخت مخدوش ہے اور ایسی جگہ شہادت سے احتراز سخت لازم۔

(فتاویٰ رضویہ،267/20)

ایک سوال اعلی حضرت سے یوں کیا گیا:

ایک مسلمان نذر لغیر اللہ کھاتا ہے اور امداد مخلوق مثل شیخ سدو و خواجہ خضر و کالی بھوانی وغیرہ تعزیہ پرستی سے طلب کرتا ہے وبصورت حصول مراد نہیں نذر دینے سے ضرر جان و مال کا تصور کرتا ہے، ان صورتوں میں نقص ایمان واقع ہوا یا نہیں؟ اور ذبیحہ اُس کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

آپ رحمہ اللہ تعالی جواب میں لکھتے ہیں:

کالی بھوانی سے مدد مانگنے والے کو مسلمان کہنا کفر ہے، کہنے والے پر تجدید اسلام و تجدید نکاح ضروری ہے، اور کالی بھوانی، شیخ سدو اور ارواح خبیثہ کے ساتھ نبی اللہ حضرت خضر علیہ السلام سے استمداد کو ملانا صریح گمراہی اور نبی اللہ کی توہین اور امام الوہابیہ مخذولی کی طرز لعین ہے، توبہ فرض ہے اور جب وہ کالی بھوانی سے مدد مانگتا ہے تو قطعًا کافر مشرک ہے، اس کے ایمان کے نقصان کمال اور اس کے ذبیحے سے سوال نادانی ہے، نہ اس کے بعد کسی امر محتمل سے بحث کی حاجت نہ کہ جائز مستحب۔

(فتاویٰ رضویہ، 299/21)

شیخ سدو کے نام پر جانور ذبح کرنے کا حکم

امام اہل سنت، اعلی حضرت کے جو چند فتاوی ہم نے نقل کیے ہیں ان میں جہاں شیخ سدو کو خبیث روحوں میں سے بتایا گیا ہے وہیں اُس کے نام پر ذبح کیے جانے والے جانور کا حکم اور مختلف صورتیں بھی بیان کی گئی ہیں، اب اس تعلق سے ہم مزید کچھ حوالے بیان کریں گے جن سے یہ ظاہر کرنا بھی مقصود ہے کہ شیخ سدو کو کس قدر شہرت حاصل ہے یعنی ان حوالوں کو دیکھ کر یہ بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ یہ کسی ایک علاقے کا مسئلہ نہیں۔

علامہ حشمت علی خان سے سوال

شیر بیشۂ اہل سنت، علامہ حشمت علی خان رحمہ اللہ تعالی سے سوال کیا گیا کہ:

کیا شیخ سدو کے نام کا بکرا اور ہٹیلے پیر کے نام کا مرغا جائز ہے اور اس قسم کے منتی جانوروں کا گوشت کھانا جائز ہے؟

آپ جواب میں لکھتے ہیں:

شیخ سدو کے نام کا بکرا اور حضرت سید ہٹیلے شہید رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے نام کا مرغا جب کہ وقت ذبح بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر کسی مسلمان نے ذبح کیا حلال ہو گیا۔

(نوٹ: یہاں شیخ سدو پر تفصیل بیان نہیں کی گئی، فقط ذبح کا حکم بیان کیا گیا ہے)

(دیکھیے: فتاویٰ حشمتیہ، صفحہ 95)

ملک العلماء، علامہ ظفر الدین بہاری سے سوال

ملک العلماء، علامہ ظفر الدین بہاری رحمہ اللہ تعالیٰ سے بھی شیخ سدو کے بارے میں سوال کیا گیا کہ "میاں شیخ سدو وغیرہ کا مرغا، بکرا پالنا اور اس کا کھانا درست ہے یا نہیں؟"

آپ جواب میں لکھتے ہیں:

اصل میں وقت ذبح خاص ذابح کی نیت و قول کا اعتبار ہے، اگر چہ پہلے سے شیخ سدو میاں یا کسی کے نام سے مشہور ہو۔

ردالمحتار میں ہے:

المدار علی المقصد عند ابتداء الذبح

اور یہی معنی آیۂ شریفہ: وما أهل به لغير الله (البقرہ:۱۷۳)

"اور جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا(کنزالایمان)" کے حکم ہیں کہ صرف مشہور ہو جانا کسی کے نام سے موجب حرمت نہیں ورنہ چاہیے کہ تمامی جانور حرام ہو جائیں کیوں کہ ہر جانور کسی نہ کسی کے نام سے ضرور مشہور ہوتا ہے (مثلاً عمر کی گائے، خالد کی بکری، زید کا مرغا وغیرہ وغیرہ)

جلالین میں ہے:

ای ذبح علی غیر اسمہ تعالی و تقدس

جو غیر خدا کے نام پر ذبح کیا جائے وہ بھی حرام ہے۔

(...آگے لکھتے ہیں) اور جب ذبیحہ حلال ہوا تو کھانا بھی درست ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"تمھیں کیا ہوا کہ اسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا"

(فتاویٰ ملک العلماء، صفحہ 474)

پیر مہر علی شاہ کی کتاب میں

حضرت پیر مہر علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک کتاب "اعلاء کلمۃ اللہ فی بیان ما احل بہ لغیر اللہ" میں الگ الگ مقامات پر شیخ سدو کا نام دیکھنے کو ملتا ہے۔ اس کتاب میں شیخ سدو یا کسی اور غیر خدا کے نام پر ذبح کیے گئے جانور کے حلال اور حرام ہونے پر بحث کی گئی ہے جو کہ ہم دوسرے اکابر علما کے حوالے سے بیان کر چکے ہیں۔ مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو دیکھا جا سکتا ہے۔

شیخ سدو کی فاتحہ دلانا

فتاوی شرعیہ میں ایک امام کے بارے میں سوال کیا گیا کہ "زید مسجد کا امام ہے اور زید شیخ سدو کا فاتحہ نیاز کرتا ہے، بستی کے لوگوں کا کہنا ہے کہ زید کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز ہے، اس لیے کہ زید جس کا فاتحہ نیاز کرتا ہے وہ یعنی شیخ سدو کافروں کی عورتوں پر سوار ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ خصی اور مرغا دو تو چھوڑیں گے ورنہ نہیں، کافر ہو کہ مسلم سب کے یہاں جاتا ہے، جو خصی و مرغا دیتا ہے تو ٹھیک ہے اور نہیں دیتا تو عورتوں کو پریشان کرتا ہے اور پیٹ سے بچہ غائب کر دیتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ لہذا حضور عالی سے عرض ہے کہ زید کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے یا نادرست، اصول شرعیہ کے مطابق جواب عنایت فرمائیں، عین نوازش ہوگی۔"

جواب:

شیخ سدو کے نام سے فاتحہ دینا حرام ہے کہ وہ منجملہ شیاطین کے ہے اور جو مرتکب حرام ہو اس کی اقتدا ناجائز ہے، اگر وہ توبہ کرے اور صالح امامت ہو تب اُسے منصب امامت پر بحال رکھا جائے، ورنہ منصب امامت سے فوراً معزول کر دینا واجب ہے۔

فی الدر المختار فی تقدیمه تعظیمه وقد وجب علیهم اہانته شرعا و فی الهدایة لانه لایهتم لامر دینه

"در مختار میں ہے کہ اور اُس کو امام بنانے میں اس کی تعظیم ہے حالاں کہ شرعاً اس کی اہانت واجب ہے اور ہدایہ میں ہے کہ کیوں کہ وہ امور دینیہ کا خیال نہیں رکھتا ہے۔(فتاوی شرعیہ، 3/355)

شیخ سدو کے گلگلے پکانا

فتاوی امجدیہ میں ایک سوال کچھ اس طرح ہے:

ایک آسیب زدہ لڑکی پانچ یا چھے سال سے سخت مصیبت میں ہے، آسیب بھی شیخ سدو (ہے جو) چین نہیں لینے دیتا جس سے گھر والے بڑی آفت میں گرفتار ہیں اور اب تک بہت عامل آئے گئے، کسی سے کچھ فائدہ نہیں ہوا، لہذا مجبوراً سوچا گیا ہے کہ تیل کے گلگلے وغیرہ پکائیں اور دفالیوں کو بلائیں، گائے بجائے بغیر یہ ہرگز نہیں جائے گا، اب فرمائیے یہ امر قبیح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

شیخ سدو کے گلگلے پکانا، اور دفالیوں سے گوانا بجوانا ہرگز جائز نہیں ہے، شیطان ایسی حرکتیں کرتا ہے، کہ ایذا پہنچاتا ہے، اور اپنے موافق کام کرا کے چھوڑ تا ہے، اہل ایمان کو چاہیے شیطان کے مکر و کید سے بچیں، جو لوگ شریعت کے موافق عمل کرتے ہیں ان کی طرف توجہ کی جائے، یہ باتیں زائل ہو جائیں گی۔

(فتاوی امجدیہ، 4/142)

شیخ سدو اور گوترنج

غور کیا جائے تو شیخ سدو کے علاوہ اور بھی ایسی خبیث روحیں ہیں جن کی الگ الگ علاقوں میں پرستش کی جاتی ہے، مثال کے طور پر ہم یہاں "گوترنج" کے حوالے سے لکھ رہے ہیں۔

ہندستان کے صوبے گجرات سے کسی نے حضور تاج الشریعہ، علامہ مفتی اختر رضا خان بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ "لوگوں کا کہنا ہے کہ فلاں فلاں قبیلہ اپنی کسی مشکل کے وقت یا بیماری یا زندگی میں ایک بار "گوتریج" کرتے ہیں یعنی اپنے قبیلے کی دیوی جو خاندان کی دیوی کہلاتی ہے، اس کے نام کا بکرا ذبح کر کے اس کا گوشت اور کھچڑی پکا کر صرف اسی قبیلے کے لوگ اُسے کھاتے ہیں، باقی کھانا زمین میں دفن کر دیا جاتا ہے، یہ عرصہ دراز سے چلا آ رہا ہے اور لوگوں کا یہ عقیدہ ہو گیا ہے کہ مصیبت میں "گوتریج" کرنے سے فائدہ ہوتا ہے اور نہ کرنے سے ہی مصائب آتے ہیں۔

ایسی اور کچھ باتیں لکھنے کے بعد سوال کرنے والے نے "گوتریج" کرنے والوں سے متعلق سترہ سوالات کیے مثلاً ان لوگوں پر شریعت کا کیا حکم ہے اور ان کے یہاں کھانا پینا کیسا ہے، ان کی امامت کا کیا حکم ہے اور ان کے جنازے پڑھنا وغیرہ۔

حضور تاج الشریعہ جواب میں لکھتے ہیں:

سوال کرنے والے نے جس طرح بیان کیا ہے، اگر یہ سچ ہے تو یہ لوگ خارج اسلام ہیں، توبہ و تجدید ایمان و نکاح ضروری ہے مگر ایک فاسق کی خبر سے اس امر کا ثبوت نہیں ہوگا (یعنی کسی فاسق شخص نے اگر کسی قبیلے کے بارے میں یہ سب بیان کیا ہے تو محض اس کی خبر یہاں ثبوت کے لیے کافی نہیں ہے)۔

(...آگے لکھتے ہیں) یہ سب ناجائز و حرام ہے اور خاندانی دیوی کا ماننے والا مرتد اور مرتد کا ذبیحہ حرام ہے اور اس کا کھانا حرام اور گوتریج کھانے والے شخص کو امام بنانا گناہ اور اس کے پیچھے

نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے (تفصیل کے لئے "فتاوی تاج الشریعہ" دیکھیں، ہم نے یہاں آسان لفظوں میں خلاصہ لکھنے کی کوشش کی ہے)۔

(فتاوی تاج الشریعہ، 2/125، ملخصًا)

شیخ سدو اور حضرت اورنگزیب

تذکرہ مشائخِ قادریہ رضویہ میں "آئین احمدی" کے حوالے سے ہے کہ حضرت سیدنا اچھے میاں مارہروی قدس سرّہ تحریر فرماتے ہیں کہ شیخ سدو انسانی طبقہ میں سے تھا، وہ وسط گیارہویں صدی ہجری کے آخری حصے میں بادشاہ عادل حضرت محی الدین اورنگزیب عالمگیر کی حکومت میں تھا۔ یہ نواح کلکتہ کا باشندہ تھا، وہ ایک نہایت درجہ پر اثر عمل جو اونٹ کے بالوں پر پڑھا جاتا ہے، اسی عمل کا عامل تھا۔

(تذکرہ مشائخِ قادریہ رضویہ، صفحہ 348)

شیخ سدو اور مارہرہ شریف

تذکرہ مشائخِ قادریہ رضویہ میں ہے:

شیخ سدو چوں کہ عادتاً ایک بری خصلت کا خوگر تھا اور اُسے گناہوں کا ایسا چسکا لگ گیا تھا کہ شب و روز عادتِ ذمیمہ اور افعالِ قبیحہ کا ارتکاب کرتا تھا، وہ اپنے اس قوی الاثر عمل (جو اوپر اونٹ کے بالوں والا بیان ہوا) کے ذریعے اپنی خواہشات نفسانیہ کی آگ کو بجھانے کے لیے ہر

روز ایک نئی عورت کے ساتھ منہ کالا کرتا تھا اور اچھی سے اچھی حسن و جمال والی لڑکیوں کو اپنے موکلوں کے ذریعے منگواتا تھا، حالاں کہ اُس کے موکل اُس کے خلاف شرعی کام کرنے سے راضی نہ تھے، وہ خبیث جب زنا کا ارتکاب کرتا تو اپنے چاروں طرف حصار کر لیا کرتا تھا، ایک دن جب وہ زنا میں مبتلا تھا اور پانی رکھنا حصار میں بھول گیا تھا، زنا سے فارغ ہونے کے بعد اُس نے دیکھا کہ پانی موجود نہیں ہے تو اُس نے موکلوں کو آواز دی، موکل اِسی تاک میں تھے کہ کب موقع فراہم ہو کہ اس خبیث کو ختم کریں، فوراً موکل نے اُس کو پکڑا اور پہاڑ کی بلندی سے گرا کر مار ڈالا، شیخ سدو نے چوں کہ اپنی قوت تسخیریہ کی وجہ سے لوگوں کے دل و دماغ پر اپنا نفس بد چھوڑ دیا تھا، اور لوگ اس کے کافی معتقد (یعنی ماننے والے) ہو گئے تھے، بایں وجہ وہ سب سے اپنی پرستش کرواتا اور بھینٹ چڑھواتا تھا، یہاں تک کہ اُس کا یہ ناپاک اثر مارہرہ مطہرہ تک پہنچ گیا تھا، اس کی وجہ یہ تھی کہ مارہرہ کے لوگوں کی رشتے داریاں شیخ سدو کے دیار و امصار میں تھیں۔

(تذکرہ مشائخِ قادریہ رضویہ، صفحہ 368)

شیخ سدو سے حضرت سید شاہ برکت اللہ مارہروی کا مقابلہ

حضرت صاحب البرکات قدس سرّہ جب مارہرہ تشریف لائے تو آپ نے وہاں کے لوگوں میں ایک عجیب رسم دیکھی کہ کوئی شیخ سدو کی نیاز دلا رہا ہے، کوئی اُس کے نام پر کڑھائی پیش کر رہا ہے۔ آپ نے لوگوں کو حکم شرعی سے آگاہ فرمایا: ایسا کرنا ناجائز ہے، ایک بدکردار شخص سے اپنی عقیدت کا رشتہ توڑ دو اور اُس کا نام لینے سے باز آجاؤ۔

آپ کی پُر تاثیر باتیں لوگوں کے دلوں میں اثر کر گئیں، ایک دن شیخ سدو گھبرایا ہوا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ تم میرے معتقد نہیں ہو اور لوگوں کو میری طرف سے پھیرتے ہو، تو میں تم سے مقابلہ کروں گا۔ آپ نے نہایت گرج دار آواز میں اُسے ڈانٹا جس کی وجہ سے وہ فوراً بھاگ گیا۔

آپ کا معمول تھا کہ سال میں دو بار اُترنے گھیڑا پر جا کر اربعین کرتے تھے، حضرت حسب معمول ایک مرتبہ ایک گھیڑا پر اربعین میں تھے کہ غسل کی حاجت پیش آئی، حضرت دریا کی طرف اُس گھیڑا سے اُتر کر جا رہے تھے کہ اثنائے راہ میں ہی اُس خبیث شیخ سدو نے آگھیرا اور کہنے لگا کہ آپ نے مجھے بہت تکلیفیں پہنچائی اور انتہائی اذیتیں دی ہیں بس میں تم سے بدلہ لوں گا اور اسی وقت میں تم کو جلا دوں گا۔

پھر حضرت نے اُسے ڈانٹا اور فرمایا: "فقیروں سے نہ الجھو"... لیکن وہ نہ مانا تو آپ نے فرمایا کہ تو جب جلا دے گا، جلا دے گا اب میرا جلانا دیکھ، یہ فرما کر حضرت نے غسل فرمایا اور شیخ سدو کو مضبوط حصار کے ذریعے گھیر میں لے لیا اور حصار کو تنگ کرتے گئے اور اُسے بالکل اپنے قریب کر لیا اور فرمایا: دیکھ میں تجھے آن کی آن میں جلا کر نیست و نابود کرتا ہوں۔

وہ رونے چلانے لگا اور گڑگڑا کر رہائی کی درخواست کرنے لگا۔ چنانچہ آپ نے اُس سے معاہدہ لیا اور اُس نے یہ کہا: (۱) میں آپ کے مریدوں اور متوسلوں کو کبھی نہیں ستاؤں گا۔ (۲) جہاں کہیں آپ اور آپ کی اولاد ہوگی وہاں بھول کر بھی قدم نہیں رکھوں گا۔ (۳) اگر میرے داخلے کی جگہ پر آپ اور آپ کے خاندان کا کوئی صاحبزادہ تشریف لے جائے تو میں وہاں سے اپنا عمل دخل اُٹھا لوں

گا۔ چنانچہ اُس معاہدے پر وہ خبیث شیخ سدو آج تک قائم ہے۔

(تذکرہ مشائخِ قادریہ رضویہ، صفحہ 368، 369)

شیخ سدو کی معاہدے پر پابندی

اسی کتاب میں ہے کہ حضرت حاجی حافظ سید شاہ محمد اسماعیل حسن صاحب قادری برکاتی، احمدی سجادہ نشین درگاہ عالم پناہ مارہرہ مقدسہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت میاں صاحب قدس سرّہ کے خلیفہ حضرت شاہ باز گل صاحب کی ایک مریدہ تھی جن کا وصال ۱۳۰۱ ہجری میں ہوا، وہ بیان کرتی تھی کہ جب میں ایک سال کا بچہ تھا تو وہ مجھے اپنی گود میں لیے ہوئے ایک پٹھان کے گھر گئی، خان صاحب کے یہاں اُس دن شیخ سدو کی کڑھائی تھی، بکرا ہو چکا تھا اور پوریاں بن رہی تھی اور یہ مردود شیخ سدو اُن پٹھان کے بیٹے کی جوان بہو کے سر پر چڑھا ہوا تھا، وہ بیچاری بدحواس بیہوش پڑی تھی اور گلا پھولتا جارہا تھا، جیسے ہی میری ماں مجھے گود میں لیے ہوئے اس گھر میں پہنچی، وہ جوان عورت ہوش میں آگئی اور گلا بھی اصل حالت پر آگیا، گھر والے چھوٹے بڑے سب خوشی میں مچلنے لگے اور کہنے لگے: "میاں نے کڑھائی قبول کرلی"، غرض جب تک میں وہاں رہا تب تک اس عورت کو کچھ بھی خلش نہ ہوئی، مگر جب میری والدہ مجھے لے کر وہاں سے چلی آئی تو پھر اس عورت کی وہی حالت ہوگئی، تو اُس کے گھر والوں نے شیخ سدو سے پوچھا کہ جب آپ کڑھائی قبول کرچکے، پھر ستانا کیسا؟

اُس خبیث نے جواب دیا کہ اس وقت تک نہ ہمیں تمہاری کڑھائی پہنچی نہ بکرا، بات اصل یہ

تھی کہ تمہارے گھر میں پیر برکات صاحب کا پوتا آگیا تھا، اس وجہ سے میں چلا گیا تھا، اب وہ دوبارہ کڑھائی اور بکرا دو، تو اُس لڑکی کو چھوڑ دوں گا، مجبوراً ان ناعقلوں نے دوبارہ کڑھائی دی اور بکرا کر کے اس کی نذرونیاز کی، اس کے بعد اُس لڑکی کو چھوڑا۔

اس واقعے کے کئی روز بعد، جب میری والدہ مجھے لے کر پھر وہاں گئی، تو وہ لوگ میری والدہ پر بہت خفا ہوئے اور کہنے لگے کہ تمہاری وجہ سے ہمارا بہت نقصان ہوا، نہ یہ بچہ یہاں آتا اور نہ ہی اس دن دوبارہ کڑھائی کا صرفہ ہمیں برداشت کرنا پڑتا، میری ماں نے جواب دیا کہ اس گھر والوں کے مرید کیوں نہیں ہو جاتے جو ایک مرتبہ کی بھی کڑھائی کا صرفہ برداشت کرنا نہ پڑے اور ہمیشہ میاں شیخ سدو سے چھٹکارا مل جائے، اگر تم لوگ مرید ہو جاؤ تو بھول کر بھی شیخ سدو تمہاری طرف نہ آئے گا، غرض کہ وہ تمام گھر کا گھر اس خاندان کا مرید ہو گیا اور اس دن سے اس خبیث نے ان لوگوں کو نہ ستایا۔

(تذکرہ مشائخِ قادریہ رضویہ، صفحہ369)

خلاصہ اور خاتمہ

شیخ سدو ایک انسان تھا جس نے عملیات کے ذریعے موکلوں کو اپنا تابع بنایا، پھر ان کے ذریعے بُرے کام کرنے لگا جیسا کہ بیان گزرا، اس کے مؤکل اس کے بُرے کاموں سے راضی نہیں تھے اور ایک دن انھوں نے شیخ سدو کو قتل کر دیا مگر اُس نے جو خرافات عام کی تھی وہ باقی رہی اور اُسے فروغ دینے کے لئے ڈھونگی لوگوں نے دھندا شروع کر دیا۔

شیخ سدو کے نام پر فاتحہ دینا، اُسے چڑھاوا پیش کرنا اور اُس کے نام پر جانور ذبح کرنا ہرگز جائز نہیں ہے، جو لوگ ایسا کرتے ہیں انہیں فوراً توبہ کرنی چاہیے۔

ایک بات کا اور خیال رکھنا چاہیے کہ اس طرح کی خبیث روحیں یا شریر جنات (شیطان) جو کسی پر سوار ہو جاتے ہیں، یہ بہت جھوٹے ہوتے ہیں، ان کی باتوں کا اعتبار کرنا صحیح نہیں ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ کسی عورت پر کوئی جن آجاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں فلاں بزرگ یا فلاں ولی ہوں، یہ سب جھوٹ ہے۔ کوئی ولی یا بزرگ کسی عورت کے اوپر سوار نہیں ہوتے، اس کی تفصیل ہمارے رسالے "عورتوں پر بزرگوں کی سواری" میں بیان کی جائے گی۔

شیخ سدو یا کسی اور خبیث روح کی باتوں پر عمل ہرگز نہ کیا جائے، یہ لوگ انسانوں سے ایسے کام کروانا چاہتے ہیں جو اُسے اللہ سے دور کر دے اور شیطان کے قریب کر دے، ان کے شر سے نجات پانے کے لیے اللہ والوں کی طرف رجوع کیا جائے اور صبر و استقامت کا دامن نہ چھوڑا جائے۔

عبد مصطفی

OUR OTHER PUBLICATIONS

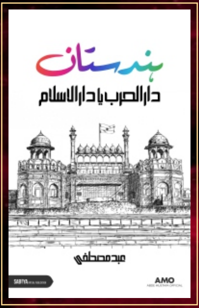

Abde Mustafa Publications

abdemustafa.org @abdemustafaorg

AMO

Powered By Abde Mustafa Organisation